اخبار چیز ہست از بس روشن		زد گشت دلیل حق مبرہن ہمہ تن		اعجاز نوشت بہر این سال جدید		منشور محمدی است جاوید حسن	

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم		باخاتم دہر آمد منشور محمدؐ		توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل		گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ	

نمبر ۱۳	مطبوعہ ۵ دین جمادی الاوّل سنہ ۱۳۰۰ ہجری	جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین جدید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئی

مثنوی عیش

ای صلّ علیٰ رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے — جو اسکی ثنا لکھو تو کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہے احد ہے — سلطان قدیر دا بد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ عزت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوس کے — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جو فضل و شرف اسے بجا ہی — نظروں سے گرے جہانکے اجناف

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — نور رخ دلپذیر اسلام — ہمنام جناب مصطفا ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ماحیٔ ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے — کرتا ہی بقلب زار روشاد — ہے پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی — ارشاد نبی ہی ما عرفناک — منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ما عرفناک — چھپنے میں صحیح سب کو ایف — بے شبہہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبیؐ کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — عمدہ جزیں نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام — توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار نشو محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع
بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون
کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو ارسال قیمت یعنے
فی پرچہ ۱/ کے حساب سے جتنے پرچے درکار ہون منگوا لین
محصول ڈاک پرچون کو ۰/ رہے غریب مسلمان اور مشن اسکول
کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط
محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰/ رہین ۷ پرچے نام پر روانہ جائینگے

بمبئی

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائی طبیعتش این است ۔

ملاحظہ ہو کہ یہ وہی پادریان سالویشن آرمی ہین جو کئی
مرتبہ عدالت بمبئی سے سزا پا چکے ہین مگر کیا ہوتا ہے
اپنے حاکم کی نافرمانی کرنا تو انکے سرشت مین پایا جاتا ہے
یکشنبہ کی شب کو سارہے سات بجے چالیس اشخاص
گرفتار ہوکر سو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے ہین دیکھئے
کیا سزا ہوتی ہے انکے اطوار اچھے نہین معلوم ہوتے یہہ لوگ
سالویشن آرمی کے نام کی تشہیر کرکے ولایت اور ہند
مین خوب شکار کھیل رہے ہین اون بیوقوفون سے جو اپنے
مذہب سے آگاہی نہین رکھتے دام فریب مین لاکر گرہ کہلوا
رہے ہین اور اپنا بھائی بنا کر ناچا گانا سکھلاتے ہین واقعی
گورے چمڑی ولایتی عورتون کا گانا اور میٹھی باتون سے
سمجھانا غضب ڈھا رہا ہے اگر انھون نے ہند کی زبان مین
مشق پیدا کرلی تو عجب نہین کہ یہان کے رندیون کی قدر
بجا لا رہے ۔ اور جتنے گانا سیکھنے والے ہین انکی طرف

جھک پڑین ۔ کشف الاخبار ۔

قبول اسلام

مخدومی مکرمی جناب حامی دین لطیف مولانا محمد شرف الدین صاحب دام مجدہم
السلام علیکم ۔ التماس خدمت مین یہہ ہے کہ مسمون
مرقومہ الذیل مرسول خدمت ہے امید کہ آپکی اخبار متبرکہ
آثار کے کسی گوشہ مین جگہہ ملے تو منت سے خالی نہین ۔ ہو ہذا
جناب عبد الصمد صاحب واعظ و نصاری جو پیشتر کرسچن تھے
دین اسلام من جانب اللہ ہونے کی انکے دلکو جب تسلی
ہوئی تب انھون نے دین محمدی کو قبول کرکے اپنا پیشہ مخالف
دین اسلام کو دعوت اسلام کرنیکا اختیار کیا ۔ پہلے سے
نوکریان بسبب نوشت و خوانده انگریزی کے انکو ملتی ہین
مگر دعوت اسلام سے اچھا پیشہ کوئی انکو نظر نہین آتا ۔ آپ ہر
بمبئی کے شارع عام پر بڑے زور و شور سے اسلام کی دعوت
کرتے ہین ایک روز کا ذکر ہے کہ شہر بمبئی کے مقام گرانٹ
روڈ پر آپ وعظ فرما رہے تھے کہ پانچ شخص مسیحی مذہب کے
جناب موصوف سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اگر تم مباحثے مین
ہمکو لاجواب کردو تو ہم تمہارا دین قبول کرینگے حضرت نے
کہا بسم اللہ پس مباحثہ شروع ہوا بہتیرے اعتراض ان
پانچون نے جناب واعظ صاحب پر کئے مگر خدا تعالی کی مدد سے
حضرت نے ایسے جواب دلیل عقلی و نقلی سے دئے کہ مخالف
کے دانت کھٹے ہوئے تب انمین سے ایک شخص جسکا نام
کرسچانوس جو ذات کا برہمن تھا پادریون کے دام فریب مین
آکے عیسوی بنا تھا اور انجیل کی منادی گلی کوچون مین کرتا
ہوا پھرتا تھا چونکہ ہادی مطلق نے روز ازل سے اسکی قسمت
مین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا جناب موصوف کی

بحث و تفحص سے اسکی دلکی تشفی ہوئی کہ دین محمدی صلعم
من جانب اللہ ہے باقی سب دیکھو سلے اسہی وقت کلمہ
شہادت پڑہکے مشرف باسلام ہوا اور نام اسکا عبدالرحمن
رکھا اور باقی سب ساتھیون نے اپنے قوم کے ننگ و عار کے سبب
آیندہ مسلمان ہونے کا وعدہ کرکے چلدئے -

جناب عالی ایک اور عرض سنئے اسہی مہینے کی ۷ تاریخ کو
قوم ہنود سے دو عورتین جوان ایک کا نام ویلو اور دوسری
کا نام کیسر زیور اسلام سے مزین ہوین پہلی کا نام عائشہ اور
دوسری کا نام مریم رکھا اللہ تعالی ان تینون کو توفیق
نیک عطا کرے آمین ثم آمین - راقم محمد اسمعیل مہطولی

بقیہ رسالت اور کرامت

اور تم نے اونکو جہتلایا اور پہر مین نے تمکو باعث انکار
توحید و اپنی رسالت و معجزات کے یہہ خبر دی کہ قیامت کے
روز تمکو سخت عذاب ہوگا اور اب تم کہتے ہو کہ وہ عذاب
جلدی ہو اور قیامت ابہی آجاوے انصاف کرو وہ عذاب اور
روز قیامت تو وقت معہود پر ہے آئیگی - جو خدا کے اختیار
مین ہے آیت قل لو ان عندی ما تستعجلون مین معجزات کا
کہین ذکر نہین بلکہ کی ضمیر اوس عذاب موعودہ کے طرف راجع ہے
جو کفار و مشرکین کے واسطے روز قیامت کے آنے پر موقوف
رکھا گیا ہے لوگ اوس موعودہ عذاب کے ورود اور لحوق سے
منکر تھے آنحضرت نے جواب دیا کہ مین نے تمکو روز قیامت کے
آنے اور عذاب کے ہونے کے وقت جب حکم خداوند کریم خبر دیدی
اب تم مانو نہ مانو فرمائیے محقق صاحب آنحضرت نے معجزات کے
دکھانے کا کہان فیصلہ کردیا واہ حضرت بات اور مقصد
کوئی اور آپ پھرتے ہین کسی طرف اور اگر کہو کہ جب کفار نے
عذاب کی درخواست کی تھی تو آنحضرت نے بطور اعجاز
اون پر عذاب کیون نہ نازل کردیا تو جواب اسکا یہہ ہے
کہ اول تو کفار اور مشرکین عذاب سے کوئی اور عذاب اور
نزر کہتے تھے بلکہ وہ ہی عذاب جو روز قیامت کو ظاہر ہوگا -
اور دوسرا یہہ کہ آنحضرت کی بعثت سے اس قسم کے عذابون
کا نازل ہونا بند ہوگیا تھا قرآن مجید مین اللہ تعالی ارشاد
فرماتا ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور نہین ہے
اللہ اون پر عذاب کرنیوالا اس وقت کہ تو اونمین ہی اور
پھر فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نہین بہیجا
ہم نے تمکو مگر تمام عالمین کے واسطے رحمت جب یہہ امر قرار پاچکا تھا
کہ آنحضرت کے ہوتے عذاب نہ نازل ہوگا تو پھر کفار کی درخواست
پر عذاب کسطرح پر نازل ہوسکتا تھا -

قولہ پس مقامات منقولہ سے ظاہر ہے کہ لوگون نے بار بار طرح
طرح محمد صاحب صلعم سے معجزات طلب کی مگر آپنے کبہی تو کہدیا کہ اگلے
کتابون مین معجزے ہین کبہی یہہ کہ اللہ کے پاس ہین کبہی یہہ کہ
مین تو صرف سنانے والا ہون کبہی یہہ کہ معجزے موقوف ہوگئے ہین
اور کبہی یہہ کہ لوگ اونکو مانینگے نہین انکار معجزہ کی کوئی صورت
باقی نہین رہی ہر طرح انکار کیا -

اقول مقامات منقولہ پیش کردہ محقق صاحب کی بابت
ہم نے اوپر کی سطرون مین کھولکر لکہدیا ہے ناظرین بانصاف عدالت
اور انصاف سے دیکہین کہ آنحضرت نے قرآن مین کس مقام پر
طاقت معجزہ سے انکار کیا ہی محقق صاحب اعراض ضروری الوجود
کو اپنی خوش فہمی سے انکار قرار دے رہے ہین اور ساتھ ہی
اسکے انجیل کے اون مقامات درس پر بہی نظر کرین کہ جن سے
حضرت مسیح کا بار بار انکار کرنا ثابت ہوتا ہے یہودیون

اور فردوسی اور یہودی کاہنون نے حضرت مسیح سے بار بار
طرح بطرح وقت بوقت معجزات طلب کی مگر آنجناب نے انکی
درخواست کے موافق ایک معجزہ بھی نہ دکھایا کبھی تو کہدیا کہ بدا ور
حرام کار لوگون کو یونس نبی کا ہی معجزہ کافی ہے کبھی یہہ کہ
خدا کو ازمانا گناہ مین داخل ہے کبھی یہہ کہ انکی روٹی سے
نہین جیتا بلکہ خدا کی باتون سے کبھی یہہ کہ درخواست معجزات
پر ایسے خاموش ہوے کہ بس جواب ہی ندارد کبھی یہہ کہ جان
دیدی مگر درخواست کرنے والون کو ایک کرامت اور معجزہ
نہ دکھایا غرض یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے درخواست کرنیکے وقت
باوجود خدا کے بیٹے ہونیکے اظہار طاقت معجزات سے بالکل
انکار کیا اگر محقق صاحب یہہ فرماوین کہ انجیل مین حضرت مسیح
کے معجزات مندرج ہین تو یہہ عرض ہے کہ ایسا ہی ہمارے حضرت کے
معجزات قرآن مین مندرج ہین مسیح کو ترجیح دینے کی کیا خصوصیت
ہے اور دوسرا یہہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ شاید مسیح کے شاگردون
نے مسیح کے بزرگی اور عظمت بڑھانے کے لئے جھوٹ موٹ ہی
مندرج کردئی ہون اونکا کیا اعتبار ہے -

قولہ اور نہ کبھی آپ نے اور نہ آنکے مخالفون نے اسبات کا
اظہار یا انکار کیا کہ دیکھو مین نے فلان معجزہ کیا اور تم نے نہ مانا
یا کہ ہم نے تیرا فلان معجزہ دیکھا تھا پر کوئی اور بھی دیکھا -

اقول ہم اس مضمون مین ایک جگہہ پر ذکر کر آئے ہین کہ
قرآن مجید انجیل کی طرح کوئی ایسی کتاب نہ تھی کہ جسکو محمد صلعم نے
خود تصنیف کیا ہو یا اون کے کسی شاگرد نے تالیف کی ہو وہ
تو کلام الٰہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا
علیک القرآن تنزیلا پھر ارشاد ہوتا ہے وما کان ہذا القرآن
ان یفتری من دون اللہ اور سمین محمد صلعم کے معجزات کا خدا

کی طرف سے ہی ذکر کیا گیا ہے خداوند کریم نے ایک جگہہ پر
نہین سبھون جگہہ پر معجزات محمدی اور مخالفون کے معاندانہ انکار
کا ذکر کیا ہے ہم نے ایسی آیتون مین سے چند آیتین اوپر ذکر
کی ہین انصاف سے ملاحظہ فرمائیے تکرار کی حاجت نہین -

قولہ ہان وہ معجزے جو محمدی محمد صاحب کو منسوب کرتے ہین
محمد اون سے بھی واقف نہین ہے چنانچہ اگر سات بھوکون
کو سیر کیا ہوتا (بطریق اعجاز) اور سنگ ریزون سے
کلام کرنا ستون کا غم ہجرت سے روبرو خلقت کے گریہ
و زاری کرنا یا اونگلیون سے پانی بکثرت جاری ہونا سو مردہ
مردہ کا زندہ ہو کر بزبان فصیح کلمہ شہادت پڑہنا چنانچہ
کو دو تکرے کر دینا اگر حضرت کو ان معجزات کا تجربہ ہوا
ہوتا تو لوگون کے آگے ایسی لاچاری نہ ظاہر کرتے اور
ان معجزات کا حوالہ دیتے اور اگر منکر اونہین دیکھتے
تو اسطرح مقتضی نشانیون کے نہ رہتی اور جیسا محمد صاحب
کہتے ہین کام فیصل ہو جاتا یہہ حضرت محمد پر بہتان لگانا
ہے محدث اسلام بہتیرے معجزے محمد صاحب کو منسوب
کرتے ہین جو اونکی حالت بیدینی اور گمراہی مین ہوی ہان
بنی ہونیکے پہلے اس حالت مین معجزون کے کیا معنے ہین کچھہ
صرف شاعرون نے حضرت کی پاس خاطر دکھائی ہے اور
اپنے اعتبار کو باطل کیا ہے -

اقول واضح ہو کہ قرآن مجید معجزات محمدی کا کلی طور پر
حاوی نہین ہے اور نہ اونکے معجزات کا شارع اور مفصل
بیان کرنے والا ہو سکتا ہے اسواسطے کہ قرآن مجید آنحضرت
کی کلی جزوی حالات کی تاریخ نہین مثل اناجیل کے کہ حواریون
نے بعد حضرت مسیح کے جو حالات سنی تھی اور جو کچھہ حضرت مسیح

سے تعلیم پائے تھے موافق اپنی یادداشت کے اونکو ضبط
کیا قرآن مجید نے تو آنحضرت کے سوانح عمری لکھنے کا
بیزہ نہین اوٹھایا البتہ اناجیل نے اس امر کو پورا کیا ہے
اسی سبب سے مخالفون کے نظرون مین اناجیل کا من جانب اللہ
ثابت ہونا ناممکن اور لغو امر معلوم ہوتا ہے آنحضرت پر
اسی قدر کلام نازل ہوتا تھا جسقدر مصلحت ہوتی تھی
اگر آن حضرت کے معجزات کثیرہ جو اون سے ظہور مین آچکی تھی
بشرح و بسط قرآن مجید مین درج ہوتی تو جن لوگون کے
روبرو وہ معجزات صادر ہوئے تھے اور وہ منکر تھے اونکے لئے
تو وہ بیان فضول ہو جاتا اور بعد کے معاندین کو یہہ وہم
ہوتا کہ قرآن مین معجزات اسقدر بھرے ہین کہ نبی کے افعال
یہان متی کا تماشہ معلوم ہوتی ہین اس لئے ضروریات پر
کفایت کرکے تھوڑی سے تشریح کے ساتھ کلی طور پر
آنحضرت سے معجزات کا صادر ہونا بیان کیا گیا قرآن مجید مین
وہ ہی باتین لکھی گئی ہین جنکی اشد ضرورت تھی اناجیل
کے طرح فضول اور لغو باتون پر توجہ نہین کی اگر قرآن
اناجیل کے طرح آنحضرت کے سوانح عمری کا مجموعہ ہوتا تو
بلاشک سب معجزات شرح و بسط کے ساتھ لکھی جاتے جبکہ
قرآن مجید ضروری ضروری باتون اور واجبی احکام کا متین
اور حاوی ہے تو پھر آنحضرت کے ہر ایک چھوٹے بڑے معجزے
کو درج کر دینا خواہ مخواہ طول دینا ہے جب قرآن مجید سے
کلی طور پر آنحضرت سے معجزات کا صادر ہونا ثابت ہے تو پھر
معجزات کی زیادہ تر تفصیل اور تشریح کی کیا ضرورت تھی جن
لوگون نے پیچھے سے مولفین اناجیل کے طرح آنحضرت کے
سوانح عمری اور حالات زندگی اور مفصل احکام کو قلمبند

کیا اونھون نے نہایت شرح و بسط سے معجزات محمدی کو
بیان کیا حالانکہ زندگی کے لکھنے والون یا مورخون یا کسی شخص
کے مجریہ احکام کے قلمبند کرنے والون پر لازم ہوتا ہے کہ
اوسکے کل حالات قلمبند کرین خداوند کریم نے قرآن مجید کو
آنحضرت کے حالات زندگی اور دیگر چھوٹے موٹے باتون کے
واسطے نازل اور مخصوص نہین کیا ضرور نہین تھا کہ اوسمین
آنحضرت کے کل معجزات لکھے جاتے جو حاکم یا بادشاہ کسی شخص
کو کسی ملک مین اپنی طرف سے وکیل یا سفیر کرکے بھیجتا ہے
تو اوسپر صرف اسی قدر لازم ہوتا ہے کہ اوسمین اپنے وکیل یا
سفیر کو ضروری ضروری اور واجبی احکام لکھکر عطا کرے
جن مین اوسکے فرایض منصبی کا ذکر ہو اور اوس تحریر عطا
کردہ مین ضرورت کے موافق اوس وکیل یا سفیر کے ذاتی
عظمت اور وقعت اور بزرگی کو بھی ذکر کر دیا جاتا ہے تاکہ
اون لوگون پر جنکی طرف اوسکو بھیجا گیا ہے اوسکی عظمت
اور بزرگی اور خصوصیات کا حال کھل جاوے حاکم یا بادشاہ
پر لازم اور واجب نہین کہ اوسکے ہر ایک چھوٹی بڑی بات
کو تحریر یا سند عطا کردہ مین مندرج کرے محمد صلعم
خداوند کریم کے طرف سے تمام دنیا کے واسطے ایک وکیل تھے
خداوند کریم نے اونکو جو سند عطا کی (یعنے قرآن مجید
اوسمین اونکو وہ احکام اور فرایض بیان اور عطا
کر دی گئی جنکو وہ نھون نے عام طور پر شایع کرنا تھا اور ساتھ ہی
اوسکی ضرورت کے موافق اونکا مرتبہ اور عزت و وقعت اور خصوصیت
جتلانے کے لئے کچھ ذکر کر دیا گیا جیسا کہ کہا گیا وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین وان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
بلغ ما انزل الیک من ربک ولقد آتینا لک آیات بینات

و مایکفر بہا الا الفاسقون ورسولاً یتلوا علیکم آیات اللہ
مبینات یخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات
الی النور وانا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً واطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول اگر محقق صاحب کا یہہ دعوی ہے کہ انبیائی
سابقین کے معجزات کلی طور پر اوہنین آسمانی کتابون سے
ثابت ہین تو محض جھوٹ ہے کیونکہ عیسائی بائبل کو من
کل الجہت خدا کی طرف سے اوتارا ہوا نہین جانتے بلکہ
اعتقاد اجمالی اونکا یہہ ہے کہ بجز اون دس کلمون کے جو حضرت
موسی کو تختیون پر لکہی ہوی خدا کی طرف سے نازل ہوے
تھے اور کچھہ خدا کی طرف سے نہین اترا اناجیل کا
تو یہہ حال ہے کہ مسیح سے ستر برس بعد سنی سنائی باتون
کے بموجب چار اناجیل حواریون کی تصنیف
سے ہین حضرت عیسی کو اون سے کچھہ واسطہ اور سروکار
نہین مگر قرآن مجید آنحضرت کی تالیف یا تصنیف نہین اور
نہ کسی شخص نے بعد مین تالیف یا تصنیف کیا اوسمین آنحضرت
کے معجزات بالتشریح یا بالتفصیل کیونکر مندرج ہوتے
ہان احادیث مین شرح وبسط کے ساتھہ مندرج ہین
علی ہذا القیاس مورخون نے لکہی ہین دیکھو مدارج النبوت
اور معارج النبوت اور کتاب حادی المعجزات محمدیہ اور
کتاب مبین المعجزات اور کتاب عروۃ الوثقی اگر کہو کہ
احادیث اور مورخون کا کیا اعتبار ہے تو عرض یہہ ہے
کہ بائبل کو تو احادیث اور تاریخ کا بھی پایہ حاصل نہین
ہماری کتب تواریخ تو جن مصنفون اور مورخون کی طرف
منسوب ہین اونہین کے تصنیف سے بالقطع والتواتر ثابت
ہین اور احادیث کا یہہ حال ہے کہ ہر ایک حدیث کو بیسون

جگہہ پرتال اور پرکہہ کر منظور اور قبول کیا جاتا ہے پہلے از
راہ اصول حدیث حدیث کا سقم اور صحت دریافت کرتے ہین
اور بعد ازان اعتبار اور عدم اعتبار کا حکم کیا جاتا ہے اہل اسلام
مین حدیث نبویہ کے صحت اور سقم دریافت کرنے کیواسطے
بڑے بڑے علم مدون کی گئی ہین ایک اصول حدیث اور
دوسرا اسماء الرجال ان دونون علمون کی مدد اور ذریعہ
سے حدیث نبوی کی تنقیح ہوتی ہے ہر ایک رسول یا نبی کے
واسطے علاوہ کتاب منزل من اللہ کی اپنی خاص تشریحات
اور احکام کلہونا بھی ضروریات سے ہے آسمانی کتاب مین
امور کلی کی بابت احکام نافذ ہوتی ہین جنکی تشریح اور
تفصیل اور صراحت کرنا رسول یا نبی کے ذمہ ہوتا ہے
آسمانی کتاب ابحاث جزویہ اور امور متفرقہ کو حاوی
نہین ہوتی صرف اون امورات اور ابحاث کے کلیات
پر مشتمل ہوتی ہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ آسمانی کتاب کے
امور کلیات کی تشریح اور تفصیل اور تصریح کیواسطے
نبی یا رسول سے زیادہ تر اور کسی شخص کو حق حاصل نہین
کیونکہ نبی یا رسول بباعث قربت الہی اور جانے نزول
کتاب اللہ ہونیکے کتاب اللہ کی امور کلی کے کھولنے
اور واضح کرنیکے واسطے قدرتاہی موزون اور ضروری
ہے اسی واسطے خداوند کریم قرآن مجید مین اہل اسلام
کو ارشاد فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے
اللہ کے احکام کی بھی تابعداری کرو اور رسول کے احکام
بھی مانو پھر کہتا ہے فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ
والرسول یعنے جب تمہارا کسی امر مین جھگڑا پڑجاوے تو
اوسکو اللہ اور رسول کے حکمون کے موافق فیصلہ کرو

پھر سورت نساء مین فرمایا ہے فلا ورب لا یومنون حتی
یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدو فی انفسہم حرجا مما قضیت
ویسلموا تسلیما پھر ارشاد ہوتا ہے کہ وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی یعنے رسول کا اجتہاد فی الاحکام
دنیا امور الکلیات مندرجہ کلام الہی خدا کی مرضی اور حکم
کے باہر اور مخالف نہین ہوتا تم پر اوسکی پیروی اور
اطاعت لازم ہے ان آیتون اور اسی قسم کے اور آیتون
قرآنی سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول یا نبی کو اجتہاد
کا منصب حاصل ہے عقل بھی اسبات کو تسلیم کرتی ہے کہ رسول
یا نبی کو ضرور مجتہد فی امور الدین ہونا چاہئے اگر رسول
یا نبی خدا کی پاک کلام کے امور کلیہ کی تشریح اور تصریح
نہ کریگا تو پھر اور کون کریگا اور عام لوگون کو شاہ
راہ ہدایت کیون کر معلوم ہوگا صحف اولی یعنے
بائبل مین انبیا علیہم السلام کے اقوال اور کلام ربانی
کو خلط ملط کر دیا گیا ہے جس سے اون دونون مین
کوئی تمیز اور فرق نہین پایا جاتا اسی واسطے عیسائی بائبل کو
بہ ہیئت مجموعی الہامی نہین قرار دیتے بائبل مین یہہ
غلطی خواہ کسی طرح سے پیدا ہوی ہو مگر اس مین
کچھہ شک نہین کہ یہہ غلطی درستی اور اصلاح کے لایق
تھی سو الحمد للہ قرآن مجید کے نزول اور آنحضرت کے
بعثت سے اصلاح ہوگئی اور نبی کا کلام اور ملفوظات
خدا کی کلام اور احکام کلیات سے ممتاز کیا گیا جس سے
بیسون فوایدحاصل ہوے اول یہہ کہ نبی اور خدا کے
کلام مین تمیز اور فرق ہوگیا دوم یہہ کہ خدا کے کلام
کی واجبی تشریح اور تفسیر ہوگئی سوم یہہ کہ خدا کا کلام

نبی کے کلام سے ممتاز ہونے کے باعث تغیر تبدل اور
تحریف سے محفوظ رہا علی القیاس اور کئی ایک قسم کے
فواید ضروریہ حاصل ہوے شاید محقق صاحب اسلامی موخون
اور وقایع نویسون کی تاریخون اور واقعات اور تحریرات
پر اعتبار نکرین اسواسطے ادب سے عرض ہے کہ اس اعتباری
سے حضرات عیسایون کو بیحد ہتوڑا نا مشکل ہو جائیگا کیونکہ
انجیلون کی بنیاد تو سری سے ہے تاریخی باتون پر مبنی ہے
حواریون نے مسیح کی جیسی جیسی حالات مسنی اونکو قلم بند کرتی
گئے کسی حواری نے مسیح کے تمام حالات چشم دیدہ نہین
لکھی اناجیل کا مسیح سے ۷۰ سال بعد تالیف ہونا اوپر کے
بات کو خوب ثابت کرتا ہے مسٹر کوقانے ہمارے دعوی کو
اپنی انجیل کے پہلے باب مین ہے تسلیم کرلیا ہے چنانچہ اسکا
قول ہے آچونکہ بہتون نے کمر باندہی کہ اون کامون
کا جو ہمارے درمیان انجام ہوی بیان کرین
۲ جسطرح سے اونھون نے جو شروع سے خود دیکھنے والے
اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی
۳ - مین نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور
پر دریافت کرکے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس ترتیب
لکھون ناظرین بالانصاف نے لوقا کے آیتون کے پڑھنے سے
پالیا ہوگا کہ لوقا نے اپنی انجیل کی بنیاد کو دریافت اور
راویون کے روایتون پر قایم کیا ہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ
جو باتین دریافت اور مختلف روات کے معرفت معلوم
ہوتی ہین اونہین باتون کو سماعی تواریخ کہا جاتا ہے
جبکہ انجیلین مختلف روات کے روایتون کے جمع کرکے
لکھی گئی ہین تو ضرور ہے کہ انجیلی واقعات کو

واقعات سے موسوم کیا جاوے جب اناجیل بھی تاریخی واقعات ہین تو پھر اسلامی مورخون اور وقایع نویسون کے اعتبار پر نکتہ چینی اور حرف گیری کرنی زور آوری نہین ہے نوادر کیا ہے میری خیال مین ایک طرح سے اسلامی مورخ اور وقایع نویسون کے تاریخین اور وقایع اناجیل سے کہین برتر ہیں قابل اعتصام اور تمسک ہین کیونکہ وہ تاریخین اور وقایع جن رواۃ کی معرفت لکھی گئی ہین خواہ اونھون نے کسی اور سے واقعات محمدیہ کو سنا ہو یا بچشم خود دیکھی ہون وہ رواۃ اعلی درجہ کے مستند اور متدین اور صاحب علم و فضل اور ہر طرح سے امین اور سلیم ثابت ہوی ہین علم اسماء الرجال اونکی امانت اور سلامتی کو اعلی طور پر ظاہر کر رہا ہے برخلاف اسکی اناجیل کے راوی نام کی ہی راوی ہین اونکی علم و فضل اور امانت و دیانت اور سلامتی پر اب تک کوئی دلیل قایم نہین ہوی اور نہ اونکی روایتون کا سلسلہ اون تک بالتواتر والقطع پہنچتا ہے رواۃ کی حیثیت اور ناموں کی بھی ابتک تشخیص اور تنقیح نہین ہوی لوقا نے اپنی انجیل رواۃ کے روایتون پر بنا یا ہے مگر افسوس یہہ اظہار نہین کیا کہ وہ راوی کس حیثیت اور کس روشن دو قرو امانت و دیانت کے راوی تھے مسٹر لوقا کا صرف لفظ راوی پر ہی کفایت کرنا عام تیقن اور اعتبار کا باعث نہین ہو سکتا۔ دوسری یہہ کہ ہمکو اسلام کے مذہبی مورخون کے باتون کو قبول اور منظور کرنے کے واسطے وہی روش اور طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جو دنیوی مورخون اور وقایع نویسون کے باتون کے قبول اور منظور کرنے کے واسطے ملحوظ اور مستعمل ہے مذہبی باتین دنیوی باتون سے زیادہ ادب اور لحاظ رکھنے کے قابل ہوتی ہین اونکے قلم بند کرنے کیواسطے مسلمان مورخون نے حتی المقدور اعلی درجہ کے ادب و فنون اور امانت کو ملحوظ رکھا ہے خصوص اس واسطے کہ آنحضرت نے ایسے وقایع نویسون اور مورخون کے مبالغہ آمیز تحریرات اور زیادتیون کے بند کرنے کے واسطے پہلے ہی سے ایک سخت وعید کا ارشاد فرما رکھا ہے کما قال الرسول جو شخص میرے اوپر جھوٹ باندہے گا یا میری بابت کوئی ایسی بات کہیگا کہ جو مین نے نہین کہی تو اسکو سخت سزا ہوگی اگر محقق صاحب ارشاد فرماوین کہ چونکہ خود مسلمان بہت سے حدیثون اور تاریخی واقعات کو جھوٹ اور خلاف واقعہ کہتے ہین اس واسطے احتمال ہے کہ مسلمانون کے مذہبی مورخون نے بناوٹی باتین لکھی ہون مین اس بات کو قبول کرتا ہون کہ خود مسلمان بعض حدیثون اور تاریخی واقعات کو وضعی اور جھوٹ قرار دیتے ہین مگر اس سے یہہ بات کب لازم آتی ہے کہ تمام حدیثون کے راوی اور تمام تاریخی واقعات کے مورخ کاذب اور جھوٹے ہون یہہ مسلمانون کے پرلے درجہ کے دینداری اور امانت ہی کہ اونھون نے جن حدیثون کو وضعی اور جن تاریخی واقعات کو موضوع اور جھوٹا پایا فورا ظاہر کر دیا مسلمانون نے جن احادیث اور واقعات اور روایات کو موضوعات سے قرار دیا ہے اونکی بابت صاف طور پر کہدیا ہے کہ زنادقہ اور مغوین کے روایتون کا کچھہ اعتبار نہین احادیث اور تاریخی واقعات متعلقہ مذہب کے تنقیح اور پڑتال کے واسطے اہل اسلام نے جو دو علم اصول حدیث اور علم اسماء الرجال مدون کی ہین اونکی مدد اور پیروی سے موضوع حدیثین اور جھوٹے تاریخی واقعات ایسی نکھر گئی ہین کہ اب اونکی خلط ملط ہو جانے اور آمیزش کا کچھہ خوف اور اندیشہ ہی نہین رہا۔ فقط

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام مظفرین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔